www.KitaboSunnat.com

ابا ہند حجام (سینگی لگا کر خون نکالنے والے) اور غلام تھے، آپ نے اس کے رشتے کے لیے عرب کے معزز قبیلے بنو بیاضہ سے سفارش کی تھی: انکحوا ابا ھند وانکحوا الیہ (زاد المعاد ص۲ ج۲)

حضورؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش کا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے کر دیا تھا جو غلام تھے (زاد المعاد ص۲ ج۲ فصل فی الکفاءۃ)

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ہمشیرہ (ہالہ بنت عوف) سے شادی کی تھی۔

عن حنظلۃ عن امہ قالت رایت اخت عبد الرحمٰن بن عوف تحت بلال (دارقطنی)

حضرت ابو حذیفہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بھتیجی حضرت سالم کو بیاہ دی تھی جو ایک انصاری خاتون کے غلام تھے۔

ان اباحذیفۃ ...... تبنّٰی سالما وانکحہ ابنتہ اخیہ .... وھو مولیٰ امرأۃ من الانصار (بخاری وغیرہ)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کفوٗ کا کوئی مفہوم ہے بھی تو وہ شافعی اور حنفی فقہاء کی کفاءت نہیں ہے بلکہ صرف دین اور اسلامی کیریکٹر اور اخلاق کی کفاءت ہے۔

جس کفاءت کی فقہاء نے نشاندہی کی ہے، ہمارے نزدیک ایمان، اور حسنِ عمل کے مستقبل کے لیے نقصان دہ ہے، اگر رشتے ناطے میں فقہی کفاءت کے بجائے "نبوی اور دینی کفاءت" کو ضروری قرار دیا جاتا تو آج مسلمان کا بازارِ عمل یوں نہ سرد پڑ جاتا، مگر افسوس! اس کو نظر انداز کرنے کے بعد دنیا آج دوسرے دنیادارانہ تکلفات کے اہتمام میں لگ گئی ہے۔ اور اس کے جو نتائج سامنے آئے ہیں آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں، کاش! کوئی آنکھیں کھولے!

ج۔ ساس سے ناجائز تعلق۔ یہ حرمتِ مصاہرت کا مسئلہ ہے، شوافع اور اہل حدیث اس کے قائل نہیں ہیں، حنفی قائل ہیں۔ صحیح مسلک پہلا ہے کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے: حرام، حلال کو حرام نہیں بناتا۔

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یحرم الحرام الحلال (ابن ماجہ باب لا یحرم الحرام الحلال والدارقطنی ص۴۰۲ ج۲)

علامہ سندھی لکھتے ہیں اس کا راوی عبداللہ بن عمر ضعیف ہے (حاشیہ ص۶۲۲ ج۱)

لیکن امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ نافع میں ثقہ ہے جیسا کہ یہاں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال الله ادمي قلت لابن معين كيف حاله في نافع قال صالح ثقة (ميزان ص ۲۶۵)

یہ روایت حضرت عائشہؓ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔

لا یفسد الحلال الحرام (دار قطنی ص ۴۰۲)

اس روایت میں پس منظر بھی یہی بیان کیا گیا ہے کہ ایک عورت سے ناجائز تعلق قائم کرنے کے بعد کیا وہ اس کی لڑکی یا ماں سے نکاح کر سکتا ہے؟ جواب میں فرمایا: حرام، حلال کو حرام نہیں کرتا یعنی کر سکتا ہے گو اس روایت میں عثمان بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے، تاہم نفس مضمون تعدد طرق کی وجہ سے قابل احتجاج ہے، موقوف آثار مزید اس کے مؤید ہیں۔

امام بخاریؒ نے تعلیقاً اور بیہقی نے موصولاً ابن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص اپنی ساس سے ناجائز تعلق قائم کرتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا، اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوتی۔

وحلی غشی امرأته قال تخطى حرمتين ولا تحرم عليه امرأته (فتح الباری۔ قال الحافظ اسناده صحیح)

حضرت علیؓ سے کسی نے اس کے متعلق پوچھا تو جواب دیا: لا یحرم الحرام الحلال (فتح الباری)

اسی قسم کے ایک واقعہ پر حضرت سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

الرجل یفجر بالمرأة هل تحل له امها فقالا: لا یحرم الحرام الحلال (التعلیق ص ۱۴ المغنی عن المغنی)

احناف نے حرمت مصاہرت کے بارے میں جو علت بیان کی ہے بعض صورتوں کو انھوں نے خود ہی مستثنیٰ قرار دیا ہے مثلاً خود موطوءۃ۔

حرمت مصاہرت کے سلسلے میں بات صرف "زنا" کرنے کی نہیں بلکہ وہ فرماتے ہیں شہوت سے چھو لینا یا شرمگاہ کو دیکھ لینا بھی حرمت مصاہرت کا موجب ہے، بظاہر یہ بات غیر سنجیدانہ محسوس ہوتی ہے اصل میں یہ ایک کاوت حس کی بات ہے مسئلہ کی نہیں ہے، اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ فعل برا نہیں ہے بلکہ اس کی معصیت یقینی ہے اور سنگین ہے لیکن یہ غلط ہے کہ اس کی وجہ سے جو جائز بات ہے وہ بھی ناجائز ہو جائے۔ یہ تو ایسا ہوا جیسے ایک شخص جائز کاروبار بھی کرتا ہے اور اس سے الگ سودی کاروبار بھی رکھتا ہے اب اس سے کہا جائے کہ وہ "جائز کاروبار" بھی چھوڑ دے ــــ یا ایک شخص جہاں سچ بولتا ہے، وہاں وہ جھوٹ بھی بول لیتا ہے۔ اب اسے کوئی کہے کہ یہاں آپ سچ بھی چھوڑ دیں۔ ظاہر ہے کہ یہ غلط ہے صحیح طریق کار یہ ہے کہ اس سے جھوٹ اور سود ہی چھوڑنے کو کہا جائے اور ایسا مؤثر اقدام کیا جائے کہ وہ ان برائیوں سے باز آجائے۔ بس یہی ہم بیان چاہتے ہیں کہ یہ انتہائی سنگین جرم اور شرمناک معصیت ہے، اس سے توبہ کرنا چاہیے یا اسے گھر میں آنے سے روک دینا چاہیے۔ لیکن اس کی سزا ایک بے گناہ لڑکی کو نہیں ملنی چاہیے کہ اس کو شوہر سے جدا کر کے ناحق دکھ دیا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ